

قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

(متفرقات)

امید اور خوف

کی

حقیقت

فرقان الدین احمد

Ketabton.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَاِرْزُقْنَا اِیْتَاغَهُ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَاِرْزُقْنَا جِتَابَتَهُ

## امید اور خوف کی حقیقت

(۱)

✓ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوا بعهدي اَوْفُوا بعهدي وَاِيَّايَ فَآذِهْبُونِ [سورة البقرة؛ ۲۰۰] اے یعقوب کی اولاد! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر رکھے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھی سے ڈرتے رہو۔

✓ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوْهُكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُوْنُ لِنَاسٍ عَلَيْكُمْ حَبْطَةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلَا تُيْمِنُوْا نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَّلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ [سورة البقرة؛ ۱۵۰] اور تم جہاں سے نکلو، مسجدِ محترم کی طرف منہ (کر کے نماز پڑھا) کرو۔ اور مسلمانو، تم جہاں ہو، اسی (مسجد) کی طرف رخ کیا کرو۔ (یہ تاکید) اس لیے (کی گئی ہے) کہ لوگ تم کو کسی طرح کا الزام نہ دے سکیں۔ مگر ان میں سے جو ظالم ہیں، (وہ الزام دیں تو دیں) سو ان سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا۔ اور یہ بھی مقصود ہے کہ تم کو اپنی تمام نعمتیں بخشوں اور یہ بھی کہ تم راہِ راست پر چلو۔

✓ لَا يَسْخَرُوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْ اِيْنَاءِ مِنْ دُوْرٍ اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاتًا وَّلَعَلَّكُمْ اَللّٰهُ تَنْفُسُهُ وَاِلَى اللّٰهِ اَلْحَصْبُ [سورة آل عمران؛ ۲۸] مؤمنوں کو چاہئے کہ کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے۔

✓ يَوْمَ نَحْضُدُّ لِكُلِّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهُ اَمَدًا بَعِيْدًا وَّلَعَلَّكُمْ اَللّٰهُ تَنْفُسُهُ وَاَللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعَبَاۗءِ [سورة آل عمران؛ ۳۰] جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لے گا) تو آرزو کرے گا کہ اسے کاش اس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔

✓ **إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُم وَاخَافُوا رَبَّ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ [سورة آل عمران؛ 175]** یہ (خوف دلانے والا) تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو اگر تم مومن ہو تو ان سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا۔

✓ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْقَبْرِ تَتَأَلَّهُمُ آيَاتِكُمْ وَرِمَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ إِنَّكُمْ تَخَافُونَ بِالْعَنَيْبِ فَمَنْ اخْتَدَىٰ بُعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ [سورة البانده؛ 93]** مومنوں کی قدر شکار سے جن کو تم ہاتھوں اور نیزوں سے پکڑ سکو خدا تمہاری آزمائش کرے گا (یعنی حالت احرام میں شکاری ممانعت سے) تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے تو جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لیے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے۔

✓ **قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ [سورة الانعام؛ 15]** (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

✓ **وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُجَسَّسُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وِلايَةٌ وَلَا يَسْتَعِينُ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ [سورة الانعام؛ 51]** اور جو لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کے جائیں گے (اور جانتے ہیں کہ) اس کے سوانہ تو ان کا کوئی دوست ہو گا اور نہ سفارش کرنے والا، ان کو اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کر دو تاکہ پرہیز گار بنیں۔

✓ **أَفَأَمَّنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يُاتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ \* وَأَوَّاهِنَ أَهْلَ الْقُرَىٰ أَنْ يُاتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضَعْفًا وَهُمْ يُلْعَبُونَ \* أَفَأَمْسُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ [سورة الاعراف؛ 94-99]** کیا سبتیوں کے رہنے والے اس سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو واقع ہو اور وہ (بے خبر) سو رہے ہوں۔ اور کیا اہل شہر اس سے نڈر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آنازل ہو اور وہ کھیل رہے ہوں۔ کیا یہ لوگ خدا کے داؤ کا ڈر نہیں رکھتے (نہن لوگ) خدا کے داؤ سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔

✓ **وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا آمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ [سورة الرعد؛ 21]** اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور رب سے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔

✓ **وَلَمَنْ كَتَبَتْهُ الْأَرْضُ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَلِكُمْ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ [سورة الرعد؛ 21]** اور ان کے بعد تم کو اس زمین میں آباد کریں گے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جو (قیامت کے روز) میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کرے۔

✓ نَبِيٌّ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ \* وَأَن عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ [سورة الحجر؛ ٥٠-٥١] (اے پیغمبر) میرے بندوں کو بتادو کہ میں بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہوں۔ اور یہ کہ میرا عذاب بھی درد دینے والا عذاب ہے۔

✓ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ فَإِنِ اتَّخَذُوا فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ يَبْغُونَ \* وَإِلَىٰ رَبِّهِمْ الْوَسِيلَةُ أَلَيْسَ أَقْرَبَ وَيَتَّخِذُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا [سورة الاسراء؛ ٥٤] یہ لوگ جن کو (خدا کے سوا) پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ (تقرب) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں (خدا کا) زیادہ مقرب ہوتا ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے

عذاب سے خوف رکھتے ہیں۔ بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔  
✓ مَا أَكْرَمُنَا عَلَيْكَ الْفُرَّانَ يَتَّقِي \* إِلَّا تَذَكَّرْنَا لِمَنْ يَخْشَى [سورة طه؛ ٢٤-٢٥] (اے محمد ﷺ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بلکہ اس شخص کو نصیحت دینے کے لئے (نازل کیا ہے) جو خوف رکھتا ہے۔

✓ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ \* فَقُولَ لَهُ قَوْلًا تَعَالَىٰ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى [سورة طه؛ ٢٣-٢٤] دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے۔ اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔

✓ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمُ وَالْمُجِيبِينَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ [سورة الحج؛ ٣٥] یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے (اس میں سے) (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

✓ إِنَّ إِلَهُ الَّذِينَ هُمُ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ [سورة المؤمنون؛ ٥٤] جو اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہیں۔

✓ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَهَمُّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ [سورة المؤمنون؛ ٦٠] اور جو دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان کو اپنے پروردگار کی لوٹ کر جانا ہے۔

✓ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ وَالْحَشْمَ أَيُّهَا لَا يَحْزَنِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَائِزٌ عَنْ وَالِدِهِ  
شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرُّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرُّكُمُ بِاللَّهِ الْغَرُورُ [سورة  
نعمان؛ ۳۳] لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے  
کچھ کام آئے۔ اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آسکے۔ بیشک خدا کو وعدہ سچا ہے پس دنیا کی زندگی تم کو دھوکے  
میں نہ ڈال دے۔ اور نہ فریب دینے والا (شیطان) تمہیں خدا کے بارے میں کسی طرح کا فریب  
دے۔

✓ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْعَلِيمَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ [سورة يس؛  
۱۱] تم تو صرف اس شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور خدا سے غائبانہ ڈرے  
سو اس کو مغفرت اور بڑے ثواب کی بشارت سنا دو۔

✓ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ [سورة الزمر؛ ۱۳] کہہ دو کہ اگر میں اپنے  
پروردگار کا حکم نہ مانوں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔

✓ لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلْمٌ مِنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلْمٌ ذَلِكَ يُخَوِّفُ الَّذِينَ يَدْعُونَ اللَّهَ بِعِبَادِهِ يَا عِبَادِ فَاتَّقُوا رَبَّ  
[سورة الزمر؛ ۱۶] ان کے اوپر تو آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے (اس کے) فرش ہوں گے۔ یہ  
وہ (عذاب) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ تو اسے میرے بندو مجھ سے ڈرتے  
رہو۔

✓ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَابًا تَتَجَمَّعُ مِنْهُ جُلُودٌ الَّذِينَ يَخْتَفُونَ رَبَّهُمْ ثُمَّ  
تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا  
لَهُ مِنْ هَادٍ [سورة الزمر؛ ۲۳] خدا نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی  
آیتیں باہم) ملتی جلتی (ہیں) اور دہرائی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے  
بدن کے (اس سے) روکنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہو کر) خدا کی یاد  
کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں۔ یہی خدا کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔  
اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

✓ وَيَسِقُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ رُجْمًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهَا وَهِيَ مُتَمَرِّجَةٌ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خِرْنِثُهَا اللَّهُ  
يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَىٰ  
وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ [سورة الزمر؛ ۲۱] اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر  
جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے

کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنانے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم متحقق ہو چکا تھا۔

✓ وَأَذِذْهُمْ بِتَوَارِثِ الْأَرْزَاقِ إِذِ الْقُلُوبِ لَدَى الْحُنُودِ كَمَا ظَهَرَكُمْ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَسْبٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ [سورة غافر؛ ۱۸] اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آ رہے ہوں گے۔ (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہ ہو گا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے۔

✓ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْحَيْرَاءِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ \* يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ، وَهَا الَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ، وَمِنهَا وَيَعْلَمُونَ، أَلَمْ نَأْتِ الْآلَاءِ الَّذِينَ يُعَارِضُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ [سورة الشورى؛ ۱۷-۱۸] خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور (عدل و انصاف کی) ترازو۔ اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی آپہنچی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ دیکھو جو لوگ قیامت میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔

✓ وَأَنْزَلْنَا الْحَبَّةَ لِلْمُتَّقِينَ خَيْرَ بَعِيدٍ \* هَذَا مَا نَعُودُونَ، لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيفٍ \* مَنْ حَسْبِيَ الذِّخْرُ بِالْأَعْيُنِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ [سورة ق؛ ۳۱-۳۲] اور بہشت پر ہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی (کہ مطلق) دور نہ ہوگی۔ یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یعنی) ہر رجوع لانے والے حفاظت کرنے والے سے۔ جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع لانے والا دل لے کر آیا۔

✓ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ [سورة الذاریات؛ ۳۷] اور جو لوگ عذاب الیم سے ڈرتے ہیں ان کے لئے وہاں نشانی چھوڑ دی۔

✓ أَرَأَيْتَ الْأَرْزَاقَ \* لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَافِيَةٌ \* أَمْ مَنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعَجُّبُونَ \* وَتُسْفَحُونَ، وَلَا تَتَّبِعُونَ، [سورة النجم؛ ۵۴-۶۰] آنے والی (یعنی قیامت) قریب آپہنچی۔ اس (دن کی) تکلیفوں کو خدا کے سوا کوئی دور نہیں کر سکے گا۔ اے (منکرین خدا) کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو؟ اور پشتے ہو اور روتے نہیں؟۔

✓ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أُمَّرٍ مُسْتَقَرٌّ \* وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُذْجِرٌ [سورة القمر؛ ۳-۴] اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر

ہے۔ اور ان کو ایسے حالات (سائقین) پہنچ چکے ہیں جن میں عبرت ہے۔

✓ اِنَّ الَّذِيْنَ يُخٰفُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ [سورة الملك؛ ۱۲] (اور) جو

لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

✓ اَلْمُنْتَهَىٰ مِنْ فِي السَّمٰوٰتِ اَنْ يُخَفِّفَ بِكُمْ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرٌ \* اَمْ اَمْسَتْ مِنْ فِي السَّمٰوٰتِ

اِنَّ يُّوْسِبَلْ عَلَيْكُمْ خَاصِبًا فَسْتَعْلَمُوْنَ \* كَيْفَ نَذِيْرٍ [سورة الملك؛ ۱۶-۱۷] کیا تم اس سے

جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور وہ اس وقت حرکت کرنے لگے۔ کیا

تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے۔ سو تم عنقریب جان لو گے کہ

میرا ڈرانا کیسا ہے۔

✓ وَاَلَّذِيْنَ هُمْ مِنْ عَذَابٍ رَّيْبُهُمْ مُّشْفِقُوْنَ \* اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَا يُهْمُوْنَ [سورة

المعارج؛ ۲۷-۲۸] اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں۔ بے شک ان کے

پروردگار کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے بے خوف نہ ہو جائے۔

✓ يُوْفُوْنَ بِالَّذِيْ رَفَعُوْا وَّ يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطٰٓرًا [سورة الانسان؛ ۷] یہ لوگ

نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہو گی خوف رکھتے ہیں۔

✓ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيْرًا [سورة الانسان؛ ۱۰] ہم کو اپنے پروردگار سے اس

دن کا ڈر لگتا ہے (جو چہرہوں کو) کریہہ المنظر اور (دلوں کو) سخت (مضطرب کر دینے والا) ہے۔

✓ فَقُلْ هَلْ لَكُمْ اِىُّ اَنْ تَنْزِيْجُ \* وَاَهْدِيْكَ اِىُّ رَبِّكَ فَتَحْتَسِبُ [سورة النازعات؛ ۱۸-۱۹] اور

(اس سے) کہو کہ کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے؟۔ اور میں تجھے تیرے پروردگار کا راستہ بتاؤں تاکہ

تجھ کو خوف (پیدا) ہو۔

✓ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاَخْرِقَةِ وَاَلْاٰوٰى \* اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَمِبْرَةً لِّمَنْ يَخْتَسِبُ [سورة النازعات

۲۵-۲۶] تو خدا نے اس کو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا۔ جو شخص (خدا سے) ڈر

رکھتا ہے اس کے لیے اس (قے) میں عبرت ہے۔

✓ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقٰلَهٗ رَبِّهٖ وَهَيَّ النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى \* فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى [سورة

النازعات؛ ۲۰-۲۱] اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں

سے روکتا رہا۔ اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔

✓ اِنَّمَا اَنْتَ مُنذِرٌ مِّنْ جُنْحٰنٰهَا [سورة النازعات؛ ۲۵] جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر

سنانے والے ہو۔

✓ وَأَقَامَنَّ جَاءَكَ يَسْعَى ﴿٩﴾ وَهُوَ يَخْفَى [سورة عبس ۸-۹] اور جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور

خدا سے ڈرتا ہے۔

✓ فَذَكِّرْ إِنَّ نَعْتَبَ الذُّكْرَى ﴿١٠﴾ سَيَذَكِّرْ مَنْ يَخْفَى ﴿١١﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى [سورة الاعلى ۹-۱۱] سو

جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت پکڑے گا۔ اور (بے خوف) بد بخت پہلو تہی کرے گا۔

✓ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿١٢﴾ جَزَاءُ وَّهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ

عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ

حَسِبَ فِي رَأْيِهِ [سورة البينة ۴-۸] (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام خلقت

سے بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے بائیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی

ہیں ابد الابد ان میں رہیں گے۔ خدا ان سے خوش اور وہ اس سے خوش۔ یہ (صلہ) اس کے لیے ہے جو

اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔

مودبانہ گزارش ہے کہ آگے بڑھنے سے قبل مندرجہ بالا "(۴۳) آیات خوف" کا مطالعہ مزید ایک بار پھر پوری توجہ اور سکون کی ساتھ کر لیں۔ قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیات بینات کا یہ مجموعہ ہماری انتہائی خصوصی توجہ کا مستحق ہے کیونکہ ان میں وہ بنیادی وصف یا کلیہ بیان کیا گیا ہے جو ہر کلمہ گو مسلمان کو اس فکر کی دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے اندر اس قرآن کے مطلوبہ "اللہ کے عذاب" کے خوف کو تلاش کرے اور اگر اپنے آپ کو اس سے عاری پائے تو اس کو اختیاراً طور پر پیدا کرنے کی فکری اور عملی کوشش کرے۔ یہی وہ بنیادی خوف ہے؛ جو تقویٰ (یعنی اللہ کی معصیت کے باعث اس کی قربت سے محرومی کا خوف اور اپنے نیک اعمال کے حبط ہونے کا خوف) اور بالآخر خشیت (یعنی اللہ کی عظمت کے باعث اس کا خوف) کی بنیاد ہے۔ اللہ سبحان و تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص اس مطلوبہ خوف سے دنیا میں بے خوف زندگی گزارے گا اللہ تعالیٰ یقیناً اس کو آخرت کے تمام مراحل میں اس خوف سے ہمکنار کرے گا جس کی نظیر ممکن نہیں ہے۔

✓ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور

دو امن اکٹھے نہیں کروں گا اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف رکھے گا تو میں اسے قیامت کے روز امن

میں رکھوں گا اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا



کروں گا"۔ [صحیح ابن حبان: ۶۳۰؛ الترغیب والترہیب: ۲۰۹/۲؛ صحیح الترغیب:

۲۳۷۶؛ السلسلة الصحيحة: ۳۶۶۶]

آئیں معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آخر اس دنیا میں ہماری "بے خوف زندگی" کے بدلے میں اللہ سبحان و تعالیٰ آخر کس "اغروی خوف" میں مبتلا کرنے کا یقین وعدہ فرما رہے ہیں (إِنَّ اللَّهَ لَا يُخِيفُ الْيَاسِينَ)۔ اس معرفت کے حصول اور اس کے ثمرات سے مستفید ہونے کے لیے لازم ہے کہ ہم اس یقینی کیفیت کے ساتھ اس معلومات کا مطالعہ کریں؛ کہ الفاظ مشاہدہ کا نتیجہ ہوتے ہیں اور وہ الفاظ ایجاد ہی نہیں ہوئے جو اس "اغروی خوف" کی منظر کشی کر سکیں اور ہماری بہترین سے بہترین لفاظی اور مبالغہ آمیزی بھی؛ اللہ کے وعدہ کیے ہوئے "اغروی خوف" کا عشر عشر بھی بیان کرنے سے قاصر ہے؛ یہ مضمون تو محض قرآن و حدیث کی روشنی میں آخرت کے ہر مرحلہ میں موجود مختلف وعیدوں کی فہرست ہے؛ جس سے خوف رکھنے والے دل کے افراد ہی مستفید ہو سکتے ہیں باقی افراد پر تو یہ معلومات محض اتمام حجت ہے۔

✓ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرٍ لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ [سورة ق، ۳۷] جو شخص دل (آگاہ) رکھتا ہے یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں آخرت کے مراحل میں باہم تقدیم و تاخیر کا حتیٰ القیاس ایک غیر یقینی امر ہے خصوصاً "جہنم کی آمد" سے لے کر "جنت میں دخول" تک؛ اس مضمون میں ان مراحل کی تقسیم اور باہم تقدیم و تاخیر خالصاً ذاتی منطق کی بنیاد پر ہے؛ کیونکہ میرے نزدیک منطقی طور پر سب سے پہلے ظاہری اسلام و کفر کی بنیاد پر لوگوں میں تفریق ہوگی؛ پھر ظاہری اعمال کی کتابوں کی بنیاد پر انقیاد پرست اور عملی نفاق پرست لوگوں میں تفریق ہوگی؛ پھر باطنی ایمان کے باعث اعتقادی منافقین کو ایمان کے حامل مسلمانوں سے الگ کیا جائے گا؛ اس کے بعد ہی ظاہری اعمال میں کمیوں کو تاہیوں اور حقوق العباد کے معاملات کی تفتیش اور اس میں کامیاب اور ناکام مسلمانوں کا تقیاس ہوگا اور آخر میں باطنی صدق و اخلاص کی بنیاد پر اعمال کے وزن کی بنیاد پر ابدی جنت کے کمیوں کی خوش بختی پر مہر لگے گی۔

مضمون کو طوالت سے محفوظ رکھنے کی نیت سے ہر مرحلہ میں موجود مختلف خوف کی قرآن یا سنت سے دلیل بیان نہیں کی جا رہی ہے؛ کیونکہ اہل دل حضرات کے لیے یہ انفرادی تحقیق مختلف قسم کے مزید خوف کے ادراک اور شرح صدر کا باعث بنے گی۔

• پہلا مرحلہ: **موت** کے مرحلہ کے خوف؛ تکالیف اور غم؛

سکرات الموت اس لازمی مرحلہ کا آغاز ہے اور اس کا دنیاوی عروج؛ اس سختی کی شدت پر محیط ہے؛ جس میں ہر عضو میں سے روح نکلنے کی تکلیف؛ اس عضو کے کٹنے کے مترادف ہوگی۔ دنیاوی بے خوفی نہ صرف اس تکلیف کی شدت میں اضافہ کی باعث ہوگی بلکہ اس تکلیف کے دورانیہ میں اضافہ کی بھی باعث ہوگی (اسی لیے روح نکلنے میں پیروں کے انگوٹھے مقدم ہیں تاکہ حلق تک پہنچتے پہنچتے انسان کو اس کے اعمال کے مطابق کامل تکلیف محسوس ہو سکے)؛ مزید اس لازمی خوف میں مندرجہ ذیل مزید خوف اور غم بھی شامل ہیں۔۔۔۔۔

ملک الموت کی ہیبت ناک حالت میں دیدار کے باعث شدید خوف
دائیں اور بائیں عذاب کے فرشتوں کا عین الیقین سے مشاہدہ کرنے کے باعث شدید خوف
دنیا کی تمام دل پسند رشتوں اور محبوب چیزوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑنے کا شدید غم
دنیا کی تمام دل پسند رشتوں اور محبوب چیزوں سے محروم کرنے والے (یعنی اللہ سبحان و تعالیٰ) سے ملاقات میں شدید کراہت محسوس کرنا
روح کے قبض ہونے سے چند لمحات قبل ملک الموت کی طرف سے دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی اطلاع ملنے کا باعث شدید غم
روح کے قبض ہونے کے بعد بد اعمالیوں کے سبب آسمان کے دروازوں کا بند ملنے کے باعث شدید غم

الھم اننا سنلک حسن الخاتمه و رضاک و نعوذ بک من سوء الخاتمه و فتنه الموت و سخطک  
اے اللہ ہم آپ سے حسن خاتمہ کا اور آپ کی رضامندی کا سوال کرتے ہیں اور برے خاتمہ؛ موت کے فتنہ اور  
آپ کی ناراضگی سے آپ کی پناہ طلب کرتے ہیں

• دوسرا مرحلہ: **قبر** کے مرحلہ کے خوف؛ تکالیف اور غم؛

قبر برزخی زندگی کا دوسرا نام ہے نہ کہ وہ زمین کا ٹکڑا جس میں عرف عام میں مسلمان اپنے مردوں کو دفناتے ہیں۔ ہر انسان چاہے اس کو عرف عام والی قبر نصیب ہو یا نہ ہو؛ اس کے لیے اس برزخی زندگی سے گزرنا ایک امر حق ہے اور اس کے تمام خوف؛ تکالیف اور غم بھی ایک مستند حقیقت ہیں؛ جن میں نمایاں۔۔۔۔۔

تمام دنیاوی رونقوں؛ دنیاوی نعمتوں اور لذتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کی جدائی کا شدید ترین غم	تنگ و تاریک قبر میں مکمل تنہائی کے باعث شدید ترین خوف
مکمل نکیر کی ہیبت ناک آمد کے باعث شدید خوف	تنگ و تاریک قبر کے سکڑنے کے باعث شدید تکلیف اور غم
قبر کے سوالوں میں ناکامی کی صورت میں اپنی قبر کو دوزخ کے گڑھے میں تبدیل ہونے کے باعث شدید تکلیف اور غم	
اندھے، گونگے اور بہرے عذاب کے فرشتے کے ساتھ سانپ اور بچھوؤں کے مسلط ہونے کے باعث شدید تکلیف اور غم	
شب و روز دوزخ میں اپنے منتظر ٹھکانے کے مشاہدہ کے باعث شدید ترین خوف	

الھم اناعوذ بک من عذاب القبر و یتینا بالقول الثابت فی الحیوة دنیا و فی الاخرة  
اے اللہ ہم قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور پکی بات (یعنی کلمہ طیبہ) سے دنیا و آخرت میں ہمیں مضبوط رکھ۔

رضینا باللہ ربنا وبالاسلام دیننا و بمحمد ﷺ نبیاً و رسولاً  
ہم اللہ کے رب ہونے پر؛ اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے پر راضی ہیں۔

• تیسرا مرحلہ: **نفخِ باعث** کے مرحلہ کے خوف؛ تکالیف اور غم؛

**نفخِ باعث** یعنی قبروں سے اٹھائے جانے اور روز محشر کے قیام کے اعلان کا تصور؛ جس کے باعث اپنی دنیاوی زندگیوں میں بے خوف حضرات قبروں میں سے اٹھتے ہی متعدد سنے لازمی خوف؛ تکالیف اور غموں میں مبتلا ہو جائیں گے؛ جن میں سے چند نمایاں مندرجہ ذیل ہیں۔

یکسر اجنبی ماحول کے باعث انتہائی خوف	دل کو دہلا دینے اور کان پھاڑتی ہوئی صورت کی بلند آواز
نظروں کے سامنے ایک انتہائی دہشت ناک منتظر نامہ۔۔۔۔۔	

پتنگوں کی مانند انسان	روٹی کے گالوں کی مانند پہاڑ
چاند اور سورج کا باہم مسخ ہونے ہونا	آگ کے بھڑکے ہوئے سمندر
آسمان پر بکھرے ہوئے ستاروں	کھولتے تیل کی مانند سرخ آسمان
آسمان پر دروازے کھلے ہوئے ہونے اور ان سے قطار در قطار فرشتوں کی آمد	چاندی کی تھال کے مانند چٹیل اور سپاٹ زمین
منہ کے بل چلنے والے عذاب میں مبتلا ہونے والے متکبرین	چہار سو پایادہ؛ برہنہ؛ بھوک اور پیاس کی شدت سے نڈھال لوگوں کے ازدہام
میدان حشر کی طرف ہانکنے والے انتہائی سخت گیر فرشتے اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ	
شدید ترین اوسان باختہ اور اضطرابی کیفیت میں مبتلا عوام الناس	

الھدانا نسلک الامن یوم الوعد

اے اللہ ہم آپ سے وعدہ والے دن میں امن کا سوال کرتے ہیں

• چوتھا مرحلہ: **میدان حشر** کے مرحلہ کے خوف؛ تکالیف اور غم؛

تیسرے مرحلہ کا اختتام گل ذریت آدم کا میدان حشر میں اجتماع پر ہوگا؛ جہاں دنیاوی دلیروں کے لیے پچھلے مرحلہ کے خوف؛ تکالیف اور غم ایک نئی شکل اختیار کر لیں گے؛ مثلاً۔۔۔

سورج کے سوائیزے پر ہونے کے باعث شدید ترین گرمی کی ناقابل بیان تکلیف	بد اعمالیوں کی مناسبت سے منہ میں پسینے کی لگام کے
بد اعمالیوں کے باعث مختلف نوع کے عذابوں میں مبتلا ہونے کی شدید تکلیف	باعث شدید ترین تکلیف
بد اعمالیوں کے عیاں ہونے کی ذلت کا خوف	مختصر سی جگہ میں عذاب کی حالت میں حساب کتاب کے لیے انتہائی طویل انتظار کی تکلیف
بد اعمالیوں کے باعث باری تعالیٰ کے سامنے انفرادی	بد اعمالیوں کے باعث پینڈلی عیاں ہونے کے بعد

سجدہ میں ناکامی کی ذلت کا خوف	پیشی کا خوف
شدید ترین پیاس کی تکلیف	حوض کوثر سے محرومی کا شدید ترین غم
خاشعین کو عرش کے سائے تلے ضیافت سے لطف اندوز ہوتے دیکھ کر شدید ترین حسرت میں مبتلا ہونے کا غم	

• پانچواں مرحلہ: **جہنم کی آمد** کے مرحلہ کے خوف؛

جب جہنم کو پیش ہونے کو حکم ہو گا تو اس کی چیخوں سے میدان حشر کانپ اٹھے گا اور ہر دل خوف سے ڈوب جائے گا۔ جہنم اپنی تمام تر وحشتوں کے ساتھ ستر ہزار زنجیروں میں جکڑی ہوئی لائی جائے گی؛ ہر زنجیر پر ستر ہزار فرشتے مامور ہوں اور جہنم انتہائی غصہ میں جہنمیوں کو پکار رہی ہوگی؛ جہنم میں سے لمبی لمبی گردنیں نکل کر میدان حشر میں سے ابدی جہنمیوں کو اچک رہی ہوں گی اور ہر ایک کی نظریں خوف کے مارے نیچے جھکی ہوئی ہوں گئیں؛ یہی وہ مرحلہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ "اے عمرؓ جب تم جہنم کو آتا دیکھو گے تو اگر تم نے ستر انبیاء جیسے اعمال بھی کیے ہوں گے تو خوف سے گھٹنوں کے بل گر جاؤ گے"۔ [یہ حدیث ایک عالم کے خطاب سے ماخوذ ہے اور اصل ماخذ باوجود تحقیق تا حال نامعلوم ہے۔ مگر روایت کے اصول کی بنیاد پر؛ جہاں انبیاء بھی "نفسی نفسی" پکار رہے ہوں گے؛ اس کو شامل کیا ہے]

بد اعمالیوں کے باعث اپنی ابدی بد بختی کا شدید ترین خوف	لوگوں کی انتہائی بلند آواز میں گریہ و زاری کے باعث شدید ترین خوف
جہنم کی تباہ کاریوں کا کھلی آنکھوں سے مظاہرہ کے باعث شدید ترین خوف	بھاگنے کے تمام راستے معدوم ہونے کے باعث اپنی ابدی ہلاکت کا خوف

الھم اننا نعوذ بک من عذاب جہنم

اے اللہ ہم جہنم کے عذاب سے آپ کی پناہ طلب کرتے ہیں

• چھٹا مرحلہ: **کتابوں کے نزول** کے مرحلہ کے خوف اور غم؛

میدان حشر سے ابدی جہنمیوں کے جہنم میں دخول کے بعد؛ بالآخر جب حساب کتاب کے شروع ہونے کا اذن مل جائے گا تو آسمان سے کتابوں کے نزول کے ساتھ ہی ایک نیا خوف دامن گیر ہو جائے گا؛ قلیل علم و اعمال

والا شخص تو کجا دنیا میں بے خوف زندگی بسر کرنے والا کثیر علم و اعمال والا شخص بھی؛ اس کتاب کے مندرجات (جو اس کی کل زندگی میں موجود ذرہ بھر خیر اور شر پر بھی محیط ہوں گے) پر باطنی بصیرت رکھنے کے باعث؛ شدید ترین حسرت؛ ندامت؛ شرمندگی اور بے کسی کے عالم میں مبتلا ہو گا اور اصحاب الشمال میں شمولیت اور اپنی یقینی ہلاکت کے خوف میں بھی مبتلا نظر آئے گا۔

ایک عالم کے خوف کے مدارج	
اپنے قول و فعل میں تضاد کی فہرست کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف	اپنے علم اور عمل میں فرقت کے باعث کیے گئے مظالم کی فہرست کا مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف
حق کو جھٹلانے کے باعث عوام کو گمراہ کرنے کے وبال کی فہرست کا مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف	اپنے علم کے کبر کے باعث حق کو جھٹلانے کی فہرست کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف
پوشیدہ یا اعلانیہ قصداً مسلسل صغائر کے ارتکاب کی فہرست کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف	پوشیدہ کبائر کی فہرست کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف
اپنے علم سے دنیا حاصل کرنے کے وبال کی فہرست کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف	ریکاری اور مد اہنت کے وبال کی فہرست کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف
اصحاب الشمال میں شمولیت کے باعث جہنم کا پروانہ نصیب ہونے کا خوف	اصحاب الشمال میں شمولیت کے باعث اپنے کل حلقہ احباب کے سامنے شدید ترین ذلت کا خوف
ایک عامی کے خوف کے مدارج	
حق کو جھٹلانے کے باعث اپنے متعلقین کو گمراہ کرنے کے وبال کی فہرست کا مشاہدہ	اپنی جہالت اور ہٹ دھرمی کے باعث حق کو توہی یا عملی طور پر جھٹلانے کی فہرست کا مشاہدہ
پوشیدہ یا اعلانیہ قصداً مسلسل صغائر کے ارتکاب کی فہرست کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف	پوشیدہ یا اعلانیہ کبائر کی فہرست کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف
حقوق اللہ و حقوق العباد میں اختیاری کوتاہیوں کی	عبادات و نیک اعمال میں اختیاری کوتاہیوں کی

تفصیل کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف	تفصیل کے مشاہدہ کے باعث ناکامی کا خوف
اصحاب الشمال میں شمولیت کے باعث جہنم کا پروانہ نصیب ہونے کا خوف	دنیا کو دین پر ترجیح دینے کے باعث ناکامی کا خوف

الھدانا نسلک ان نکون من الاصحاب الیمین ونعوذ بک ان نکون من الاصحاب الشمال

اے اللہ ہم آپ سے اصحاب الیمین میں سے ہونے کا سوال کرتے ہیں اور اصحاب الشمال میں سے ہونے سے آپ کی پناہ طلب کرتے ہیں

• ساتواں مرحلہ: جہنم کے کنارہ کے مرحلہ کے خوف؛

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہر نیک و بد؛ مومن و فاسق جہنم کے کنارہ پر گھٹنوں کے بل جمع کیا جائے گا۔

✓ **فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّكَ وَالشَّيَاطِينَ نُحْمِلُهُمْ كَحَوْلِ جَهَنَّمَ حَبِيبًا \* ثُمَّ لَنَنْوَعَنَّ مِنْ كُلِّ شَيْعَةٍ آيَةً وَأَسْأَلُ عَلَى الرَّحْمَنِ عَذَابًا \* ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلَابًا \* وَإِن مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَشْمًا مَّفْضِيًّا \* ثُمَّ لَنُنحِيَنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًّا [سورۃ مریعہ ۶۸-۷۲]** تمہارے پروردگار کی قسم! ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی۔ پھر ان سب کو جہنم کے گرد حاضر کریں گے (اور وہ) گھٹنوں پر گرے ہوئے (ہوں گے)۔ پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو خدا سے سخت سرکشی کرتے تھے۔ اور ہم ان لوگوں سے خوب واقف ہیں جو ان میں داخل ہونے کے زیادہ لائق ہیں۔ اور تم میں کوئی (مخلص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا۔ یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے۔ اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔

اور ہر نیک و بد؛ مومن و فاسق؛ صادق و منافق اپنی کھلی آنکھوں سے جہنم کی ہولناک واد یوں کا؛ پچھلے چھ مرحلوں میں ناکام افراد پر جاری دردناک عذابوں کا؛ جہنمیوں کے رونے دھونے اور ان کی شدید چیخ و پکار کا؛ ناقابل بیان تکالیف اور درد و الم کی حالت میں جہنمیوں کی معافی کی درخواستوں کا؛ جہنم کے سختی اونٹوں کی مانند سانپ اور پالان لگے خچروں کی مانند بچھوؤں کا نظارہ کرنے کے ساتھ ساتھ؛ عذاب کی فرشتوں کی ہیبت

ناکی اور بے دردی کا اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرنے کے باعث وہ اس لازمی خوف میں مبتلا ہو گا جس کی نذیر اس سے پہلے کے کسی بھی مرحلہ میں ملنا مشکل ہے۔

دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ اس دل دہلا دینے والے منظر کے مشاہدہ میں مصروف شخص کس امید پر اس مرحلہ میں اطمینان حاصل کر سکتا ہے؛ خصوصاً جب کہ قرآن میں تمام مخلوق کے جمع ہونے کا توذکر موجود ہو مگر نجات صرف نامہ اعمال میں موجود ظاہری تقویٰ (یعنی ظاہری پرہیز گاری) کی شہادت پر منحصر ہو؛ جہنم کے کنارہ سے نجات کے لیے اعمال کی کتاب میں موجود مطلوبہ ظاہری تقویٰ (یعنی اس دنیا میں ظاہری طور پر کبار سے اپنی حفاظت اور ظاہری طور پر نیک اعمال کی ادائیگی) کے کمال اور مقدر کا تعین ایک ایسا پوشیدہ وصف ہے؛ جس کے باعث اس دنیا میں کوئی شخص بھی اس کی حتمی موجودگی کے تعین سے قاصر ہے۔

الھم اننا نسلک الحفو والعافیة فی الدنیا والآخرۃ

اے اللہ! ہم آپ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کے طالب ہیں۔

پہلے سے چوتھے مرحلہ تک کے تمام مراحل مسلمان اور کفار کے درمیان مشترک ہیں؛ پانچویں مرحلہ میں کفار کا خوف کا یہ سفر اپنے ابدی مقام یعنی جہنم میں دخول کے ساتھ ختم ہو جائے گا اور مسلمان امتوں کے گروہ جو محسنین؛ صادقیین؛ مومنین؛ منافقین؛ مرتدین؛ شک کرنے والے، شک و شبہ میں مبتلا؛ کا ذہن (جھوٹے، دروغ گو، مفترین؛ صادقیین کی ضد)؛ ظالمین؛ مفسدین؛ فاجرین اور فاسقین پر مشتمل ہوں گے؛ وہ چھٹے مرحلہ یعنی کتابوں کے نزول کی طرف بڑھ جائیں گے۔ ساتویں مرحلہ میں ظاہری اسلام سے دوری کے باعث جن بد بخت مسلمانوں کی زندگی کی کتابیں ظاہری گناہوں سے بھاری اور ظاہری نیک اعمال سے ہلکی ہونے کے باعث؛ ظاہری تقویٰ کے وصف سے عاری ہوں گی؛ یعنی "اصحاب الشمال"؛ ان کے خوف کا یہ سفر بھی جہنم میں دخول کے ساتھ اختتام پذیر ہو گا۔ اب ان مسلمانوں میں سے کون جہنم کا ابدی مقیم ہے اور کون عارضی؛ اس کا تعین تو محض انفرادی سطح پر کم از کم رائی برابر ایمان جیسے باطنی وصف پر ہو گا۔

• آٹھواں مرحلہ: پہلی صراط کے مرحلہ کے خوف؛

اس مرحلہ سے اب ظاہری اسلام کے ساتھ باطنی ایمان بھی نجات کی لازمی شرط کے طور پر شامل ہو جائے گا۔ ساتویں مرحلہ سے ظاہری اسلام کی بنیاد پر نجات یافتہ لوگ جہنم کے قریب ہی ایک میدان میں جمع کیے



جائیں گے اور جہنم کے اوپر ایک بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز پل باندھا جائے گا؛ جس کے دونوں طرف بڑے بڑے آکٹڑے نصب ہوں گے؛ لوگ جب پل کے قریب جمع ہوں گے تو میدان میں مکمل اندھیرا چھا جائے گا یہاں تک کہ انسان کو اپنا ہاتھ بھی سجھائی نہیں دے گا اور پھر "توبۃ النصوحاً" (گناہوں سے سچی توبہ) کی بنیاد پر قلبی یقین و ایمان کی موجودگی کے باعث ایمان والوں کو ظاہری نور عطا کیا جائے گا جو اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اس کی زندگی کے سب سے بھیانک سفر میں ممکنہ کامیابی کی کوشش کی واحد امید۔

✓ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَلُّوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُؤْمَرُ لَا يُخْفِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يمشيٰ بيمينهم وَيَأْتِيهِمْ يَشْفَوْنَهُ رَبَّنَا آتِنَا أَثْمَرَ كُنَّا نُورِنَا وَأُغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [سورة التحريم؛ ۸] مومنو! خدا کے آگے صاف دل سے توبہ کرو امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغبانے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا۔ اور وہ خدا سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کرو اور ہمیں معاف کرنا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

اور ایمان کے وصف سے محروم گروہ منافقین؛ کا ذہین اور مرتابین کو ایک دیوار کے ذریعے دیگر گروہ مسلمین سے جدا کر دیا جائے گا۔ یہ باطنی ایمان کی بنیاد پر گروہ مسلمین میں پہلی تفریق ہوگی۔

✓ يُؤْمَرُ بِقَوْلِ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتُ اللَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ [سورة الحديد؛ ۱۳] اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف سے (شفقت) کیجیے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے کو لوٹ جاؤ اور (دہان) نور تلاش کرو۔ پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ ہو گا جو اس کی جانب اندرونی ہے اس میں تو رحمت ہے اور جو جانب بیرونی ہے اس طرف عذاب (واذیت)۔

اس منظر نامہ میں نور ظاہری سے محروم منافق؛ کاذب اور مرتاب افراد کی ہلاکت تو مسلمہ ہے؛ مگر وہ خوش نصیب افراد جو اپنے بقدر ایمان؛ نور ظاہری کے حامل بھی ہوئے؛ وہ بھی اپنے آپ کو مندرجہ ذیل لازمی خوف اور تکالیف سے کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

<p>گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ٹٹماتے ہوئے چراغ کی مانند ایمان کا نور اور پل صراط کی انتہائی بلند پھسلواں چڑھائی اور باریکی کے باعث اتنا گہرائیوں میں جہنم کی وادیوں میں گرنے کا خوف</p>	
<p>آنکڑوں سے جسم کے کٹنے کی تکالیف پر</p>	
<p>آگے پیچھے کثرت سے لوگوں کو آنکڑوں کی تکالیف کے باعث چیخ و پکار کرتے ہوئے کے مشاہدہ پر</p>	<p>آنکڑوں سے پھینچنے جانے کے باعث کے باعث ممکنہ جہنم میں اوندھے منہ گرنے کا خوف</p>
<p>راستے میں ہی ایمان کی کمی کے باعث روشنی کے گل ہو جانے پر ممکنہ ناکامی کا خوف</p>	<p>کثیر تعداد میں لوگوں کو ناکام ہوتے دیکھ کر اپنی ممکنہ ناکامی کا خوف</p>
<p>لوگوں کو دیوانہ وار مدد کے لیے پکارتے ہوئے کے مشاہدہ پر</p>	<p>قدموں کے نیچے سے جہنم کی چیخ و پکار کے باعث شدید ترین خوف</p>
<p>پل کے نیچے جہنم کی وادیوں میں جاری عذاب کے مشاہدہ کے باعث شدید ترین خوف</p>	

رَبَّنَا آتِنَا نُورًا وَاجْعَلْ لَنَا آيَاتٍ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَدِيدًا

اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف کرنا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

نویں مرحلہ **حساب کتاب** کے خوف؛

آٹھویں مرحلہ کے اختتام پر جب ایمان حقیقی اور نفاق حقیقی کی بنیاد پر تفریق مکمل ہو جائے گی؛ تو گروہ در گروہ مسلمان امتیں جو ابھی بھی محسنین؛ صادقین؛ مومنین؛ ظالمین؛ مفسدین؛ فاجرین اور فاسقین پر مشتمل ہوں گئیں؛ حساب کتاب کے لیے میزان کے پاس جمع ہوں گی جائیں گئیں اور اس نویں مرحلہ میں سب سے پہلے ظاہری اعمال و حقوق العباد کے معاملات میں افراط و تفریط کا تصفیہ کیا جائے گا۔

ظاہری اعمال کے معاملات میں افراط و تفریط	
حساب کتاب میں تفصیلی پوچھ گچھ کا خوف	علم کے منافی عمل کی جوابدہی کا خوف
مال و دولت کے حصول میں حلال و حرام کی تفصیلی پوچھ گچھ کی ذلت و رسوائی کا خوف	مال و دولت کے خرچ میں اسراف و ابدار کی تفصیلی پوچھ گچھ کی ذلت و رسوائی کا خوف
جوئی کے غلط استعمال کی تفصیلی پوچھ گچھ کی ذلت و رسوائی کا خوف	پوشیدہ گناہوں کی پردہ کشائی کی صورت میں ذلت و رسوائی کا خوف
<p>بد اعمالیوں کے تحریری شواہد کے انکار کی صورت میں فرشتوں کی گواہی کی صورت میں ذلت و رسوائی کا خوف زمین کی گواہی کی صورت میں ذلت و رسوائی کا خوف اپنے ہی اعضا کی گواہی کے ذریعے ذلت و رسوائی کا خوف</p>	
حقوق العباد کے معاملات میں افراط و تفریط	
حقوق العباد کی ادائیگی میں رائی برابر ظلم و زیادتی کے احتساب کا خوف	حقداروں کے جھوم کا اپنے حق کی لیے گریبان کو پکڑنے کی ذلت و رسوائی کا خوف
حقوق العباد میں کوتاہیوں کے باعث اپنے نیک اعمال سے محرومی کا خوف	نیک اعمال کی کمی کی صورت میں حقداروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے کا خوف
اپنی اولاد کی تربیت میں کوتاہیوں کے باعث ان کے بد اعمال کے بوجھ میں شراکت داری کا خوف	برائی میں تعاون کے باعث اپنے اصحاب کے بد اعمال کے بوجھ میں شراکت داری کا خوف
<p>اپنی اپنی رعیت کی دینی و دنیاوی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہیوں کے احتساب کا خوف</p>	
<p>اس دنیا میں دینی و دنیاوی لحاظ سے اپنے سے کہیں بہتر افراد پر مشتمل گروہ درگروہ افراد کی ذلت و رسوائی اور جہنم میں (کم از کم وقتی) داخلہ کے باعث اس مرحلہ میں ان کی ناکامی کا مشاہدہ کے باعث اپنی ناکامی کا خوف؛ خصوصاً علماء، شہداء، قرآن کے قراء اور حفاظ؛ اعلیٰ انفاق کرنے والے؛ حکمران اور ان کے امور کے پاسبان۔</p>	

الھمراۓ نسلک حسابا یسیرا

اے اللہ ہم آپ سے آسان حساب کا سوال کرتے ہیں

دسویں مرحلہ میزان کے خوف؛

جنت میں دخول سے پہلے یہ آخری مرحلہ ہے اور اس کا لازمی خوف بھی اس لیے سب سے زیادہ ہے کہ انسان ایک انتہائی طویل اور مشقت آمیز سفر کے بعد بظاہر منزل کے انتہائی قریب پہنچ چکا ہے اور کامیابی کی امید خاصی توانا ہو چکی ہے۔ اس مرحلہ کے خوف مختلف نوعیت کے مشاہدات پر مبنی ہیں مثلاً؛

<p>فرضتوں کا میزان پر ناکام ہونے والے افراد کو پیشانی کے بالوں سے کھینچ کر گھسیٹے ہوئے جہنم کی طرف لے جانے کا مشاہدہ</p>	<p>ابدی کامیابی کی منزل کے قریب لوگوں کا میزان پر ناکامی کی شدید ترین حسرت کا مشاہدہ</p>
<p>نعتوں میں عملی ناشکری کے وبال اور مصیبتوں میں عملی صبر کے فقدان کے باعث اعمال کے وزن میں کمی کا مشاہدہ</p>	<p>ناشکری کے باعث میزان میں اللہ تعالیٰ کی کسی بھی واحد نعمت کو کل زندگی کے تمام اعمال پر بھاری پانے کا مشاہدہ</p>
<p>لوگوں کے ظاہری اعمال میں نیت کے صدق و اخلاص کی کمی کے باعث بے وزنی کا مشاہدہ</p>	<p>لوگوں کے ظاہری اعمال میں عقائد کی کمی اور ان میں شک کے باعث بے وزنی کا مشاہدہ</p>
<p>اپنی آنکھوں کے سامنے لوگوں پر انعامات کی بارش اور اپنی محرومیت پر شدید ترین حسرت کا مشاہدہ</p>	
<p>جن گناہوں کو اس دنیا میں ہلکا سمجھا گیا ان گناہوں کی اصل حقیقت اور میزان پر ان کے وزن کا مشاہدہ (خصوصاً زبان کے گناہوں کو جن کو نہایت ہلکا سمجھا جاتا ہے مگر انہی کے باعث سب سے زیادہ لوگ جہنم میں جائیں گے)</p>	
<p>بھاری میزان والے افراد کا حقوق العباد میں کوتاہیوں کے باعث جہنم میں دخول کے فیصلہ کا مشاہدہ</p>	
<p>ہلکے میزان والے افراد کو ایک چھوٹی سی چھوٹی نیکی یا اپنے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے وبال کی منتقلی کے لیے اپنے ماں باپ؛ بہن بھائی؛ بیوی بچوں سے بھیک مانگنا ہوا نظر آنے کا مشاہدہ</p>	

اس مرحلہ تک پہنچنے والے تمام اشخاص کلمہ گو ہوں گے مگر یقیناً کوئی ایک شخص بھی "ایک کاغذ پر کلمہ طیبہ کے بد اعمالیوں کے نانوے دفتر پر بھاری ہونے" والی حدیث کی امید پر اس لازمی خوف سے محفوظ نہیں ہوگا؛ حتیٰ کہ اسی حدیث کے مطابق وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کی اس خصوصی رحمت کے ظہور سے پہلے شدید ترین مایوس اور اپنے یقین بد انجام کے متعلق خوف میں مبتلا ہوگا۔

بالآخر ان تمام مراحل سے سرخرو ہونے والے اشخاص **(جن کا تناسب ہر ہزار میں سے ایک ہوگا)** کا گرد ہوں کی شکل میں جنت کے دروازوں پر والہانہ استقبال ہوگا۔

✓ وَيَسِقُّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهَا وَقَعَتْ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلِّمُوا عَلَيْكُمْ صَلَواتُ اللَّهِ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ [سورة الزمر؛ ۴۳] اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں کہ **تم پر سلام تم بہت اچھے رہے۔** اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔

اور بالآخر یہی وہ موقع ہوگا کہ جب ان کو حقیقی اور ابدی سکون اور اطمینان میسر آئے گا؛ تو سب سے پہلے اس کا اظہار وہ اللہ کے شکر کی صورت میں ادا کریں گے۔

✓ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرًا مِّنَّا قَتِيلًا فَتَبِعَهُمْ أَجْرُهُم [سورة الزمر؛ ۴۳] وہ کہیں گے کہ **خدا کا شکر ہے جس نے اپنے وعدہ کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں وہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے۔**

خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ تمام کلمہ گو مسلمان جو ان مراحل میں درجہ بہ درجہ ناکامی سے دوچار ہوں گے ان سب میں مشترک اس دنیا میں قرآن کے مطلوب اللہ کے عذاب کے اختیاری خوف میں تفریط کے باعث تقویٰ اور خشیت الہی سے محرومی اور بے دلیل اختیاری امید میں افراط کی بیماری پایا جانا ہوگا؛ جس کے سبب قلیل اعمال والے مسلمان تو ایک طرف کثیر علم اور اعمال والے مسلمان بھی اپنے آپ کو اللہ سبحان و تعالیٰ کی اس رحمت خصوصی سے محروم پائیں گے جو حدیث کے مطابق جنت میں داخلہ کے لیے لازم ملزوم ہے؛ جیسا کہ صحیح حدیث ہے کہ

✓ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہ دے گا ایک آدمی نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول آپ ﷺ کو بھی نہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے بھی نہیں! مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا لیکن تم سیدھی راہ پر گامزن رہو۔" [صحیح مسلم۔ جلد سوم۔ مناقب کی صفات اور ان کے احکام کا بیان۔ حدیث ۳۶۱۰]

اس مطلوبہ خوف سے محروم "اصحاب الشمال" سے یقینی مشابہت کے باوجود؛ بے دلیل رحمت خداوندی کی اختیاری امید میں مبتلا افراط کی بیماری کے باعث؛ عوام تو کجا خواص کی اکثریت بھی اپنے آپ کو (مطلوبہ خوف سے بھی ایک درجہ اوپر) تقویٰ کے وصف کے حامل "اصحاب الیمین" کی فہرست میں شمار کرتی ہے؛ جبکہ وہ اللہ کے کلام سے بخوبی واقف ہیں کہ:

✓ وَ لَوْ شِئْنَا لَکَفینَا کُلَّ نَفْسٍ هٰذَا وَلَکِن حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ [سورة السجده؛ ۱۳] اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔ لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پانے لے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھردوں گا۔

اور اس کی واحد وجہ اس گروہ جن و انس کا آخرت کے خوف سے محرومی ہے؛

✓ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيتْکُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا کُنتُمْ تَعْمَلُونَ [سورة السجده؛ ۱۳] سو (اب آگ کے) مزے چکھو اس لئے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا (آج) ہم بھی تمہیں بھلا دیں گے اور جو کام تم کرتے تھے ان کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھتے رہو۔

اور اللہ تعالیٰ کی اخروی رحمت کاملہ صرف اس گروہ جن و انسان کے لیے خاص ہے جن میں مندرجہ ذیل اوصاف موجود ہیں۔

✓ ----- قَالَ عَذَابِيْ اُصِيبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ فَمَا کُنتُمْ بِالَّذِیْنَ یَتَّقُونَ وَذُوقُوا نَارَ الرَّکَاةِ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِآیَاتِنَا یُؤْمِنُونَ [سورة الاعراف؛ ۱۵۶]-----  
فرمایا کہ جو میرا عذاب ہے اسے تو جس پر چاہتا ہوں نازل کرتا ہوں اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔ میں اس کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

اور تقویٰ کا تعلق ہماری ظاہری شکل و صورت اور ظاہری اعمال کے ساتھ نہیں ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس حقیقی خطرہ سے مامون تصور کریں۔

✓ ---- هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِنَّ سَاكُنِي مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجْنَمٌ فِي بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُدْرِكُوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اَتَىٰ [سورة النجم؛ ۳۲]---- وہ تم کو خوب جانتا ہے۔ جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بیچے تھے۔ تو اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتاؤ۔ جو پرہیز گار ہے وہ اس سے خوب واقف ہے۔

بلکہ اس رحمت کاملہ کے حصول کے سلسلے میں کل انبیاء کی سنت ایک ہی ہے؛

✓ ---- اَلَّذِي كَانُوا يُسَارِعُوْنَ فِي الْفِتْرِاتِ وَيَذْعَرُوْنَ رَعِيًّا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا حَاشِيَيْنَ [سورة الانبياء؛ ۹۰]---- یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے۔

بہر کیف قرآن وحدیث کے دلائل کے مطابق صرف "السابقون" وہ واحد گروہ انسانی ہے جو خشیت الہی کے مقام پر فائز ہونے کے باعث دنیا اور آخرت دونوں میں (آنے والے وقت کے) خوف اور (گزرے ہوئے وقت کے) غم سے مامون ہوں گے۔ آلائیۃ اُولِيَاءِ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ [سورة یونس؛ ۶۲]؛ اور یہ کامیاب افراد اس امت کے اولین (یعنی سلف) میں زیادہ "مُؤْتَمِنٌ مِنَ الْاُكُوْبٰی" اور آخرین (یعنی خلف) میں انتہائی قلیل ہوں گے "وَقَلِيْلٌ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ"۔

اس مطلوبہ اختیاری خوف کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ ہماری معصیتیں ہیں جن کے ادراک سے بھی اکثر و بیشتر اوقات ہم اپنی اختیاری جہالت کے باعث ناواقف ہوتے ہیں؛ خصوصاً عقائد کے معاملے میں تو یہ معصیتیں ایمان میں نفی اور شک جیسی انتہائی مخفی شکل اختیار کر لینے کے باعث دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی؛ پل صراط پر تاریکیوں اور میزان پر ہمارے اعمال کے ہلکے ہونے کا سب سے بڑا سبب ہیں۔

یاد رکھیں ایک کافر اور مسلمان میں فرق اس علم کی تکذیب اور تصدیق پر مبنی ہے جس کی نسبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہے؛ خدا نوا خواستہ اگر اس معلومات پر ہمارے اندر یقین کی کیفیت نہ پیدا ہو سکی تو کہیں ہم بھی ان بد بختوں میں نہ شامل ہو جائیں جن کو روز محشر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے؛

✓ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ؕ [سورة سبأ، ۴۲] اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے مزہ چکھو۔

عصر حاضر میں چند چیدہ چیدہ عقائد کی مصیبتیں اور مروجہ گمراہیوں اور فتنوں سے آگاہی کے لیے ابتدائی مطالعہ کے طور پر راقم کی کتاب "قوانفسکم و اہلیکم نارا (ایڈیشن چہارم)" کا مطالعہ امید ہے کہ قارئین کے لیے نفع بخش ثابت ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آن لائن مطالعہ کے لیے؛

<https://www.meraqissa.com/book/1998>

پی ڈی ایف ڈاؤن لوڈ؛

<https://ketabton.com/index.php/books/15600>

[https://archive.org/details/20230215\\_20230215\\_1019](https://archive.org/details/20230215_20230215_1019)

لا اله الا الله؛ لا اله الا الله؛ لا اله الا الله محمد رسول الله

اللهم صل على سيدنا محمد و على آله و صحابه و بارك و سلم تسليمًا كثيرًا



**Get more e-books from [www.ketabton.com](http://www.ketabton.com)  
Ketabton.com: The Digital Library**